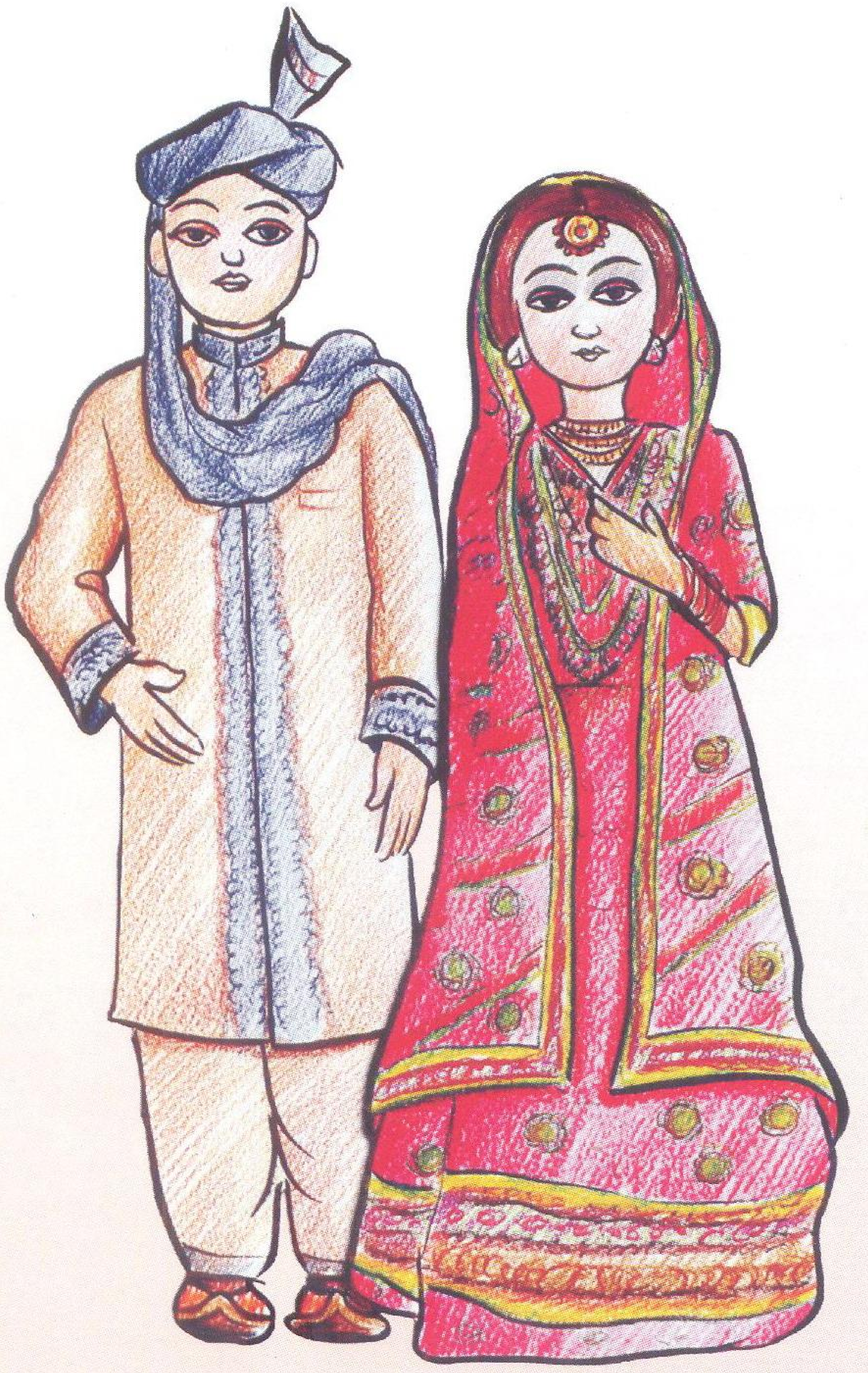

# بچپن کی شادیاں

## چند حقائق

یونیسف (UNICEF) کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں ہر 100 میں سے 35 لڑکیاں 18 سال سے کم عمر میں بیاہ دی جاتی ہیں۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں 16 سال سے پہلے کی گئی شادی کا رواج عام ہے۔ جس کی وجہ سے کم عمر لڑکیوں یا لڑکوں کو بہت نفسیاتی، معاشرتی، اور جسمانی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پاکستان کے قانون ایکٹ 1929 کے مطابق 18 سال سے کم عمر لڑکیوں کی شادی قانونا جرم ہے اور ایسی کسی شادی کو منعقد کروانے والوں کو قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ نابالغ لڑکی یا لڑکا بلوغت کی عمر تک پہنچ کر اس شادی کو ختم بھی کر سکتے ہیں۔

## 16 سال سے کم عمر کی شادی کے باعث لڑکیوں پر ممکنہ مسائل

- کم عمر لڑکی شادی کے ساتھ جڑی بہت سی تبدیلیوں نئی ذمہ داریوں اور رشتے نبھانے کے لئے نفسیاتی طور پر تیار نہیں ہوتی۔
- کم عمر لڑکی کو اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار اپنے خاندان اور شریک حیات سے کرتے ہوئے دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- کم عمر لڑکی کو شادی کے بعد اپنے جسم کے بارے میں فیصلہ کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ (بچوں کی پیدائش کے وقت، جنسی عمل وغیرہ)

### ممکنہ جسمانی دباؤ اور مسائل

- کم عمر لڑکیوں کا تولیدی نظام ابھی خود تشکیل کے مرحلے میں ہوتا ہے اس لیے زچگی کا بوجھ اس کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔
- تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دوران زچگی اموات کی شرح کم عمر حاملہ لڑکیوں میں (عمر 19 - 15) سال میں سب سے زیادہ ہے۔
- تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ کم عمر شادی شدہ لڑکیوں میں رحم کے کینسر کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔
- کم عمر حاملہ لڑکیوں میں اسقاط حمل کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔
- کم عمر ماؤں کے بچے کم جسمانی وزن کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور ساری عمر ان بچوں کو کم وزنی کے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔

### لڑکوں پر ممکنہ معاشرتی اور نفسیاتی دباؤ اور مسائل

- معاشرے کے رسم و رواج کے مطابق مرد ہونے کے ناطے اپنے خاندان کی کفالت اور تحفظ فراہم کرنے کا دباؤ ہو سکتا ہے۔
- کم عمری میں شادی سے لڑکے اپنے تعلیمی مقاصد سے دور ہو سکتے ہیں۔
- کم عمر شادی شدہ لڑکوں کو جسمانی تعلقات میں پہل کرنے اور ان تعلقات کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری بھی اٹھانی پڑ سکتی ہے۔